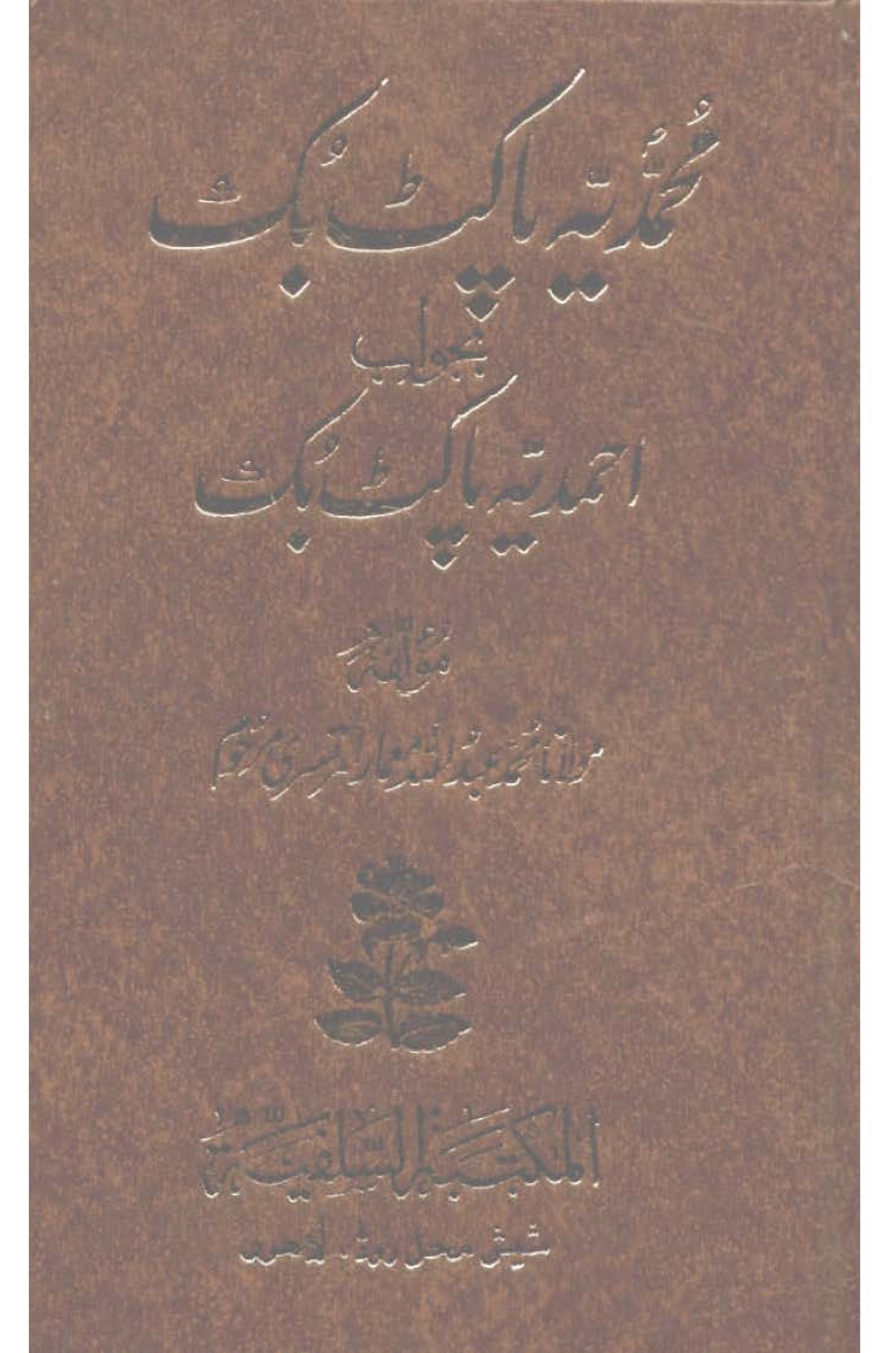

محمدیہ پاکٹ بک
بجواب
احمدیہ پاکٹ بک
مؤلفہ
مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم
المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ احزاب ۲۲

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع: حافظ احمد شاکر

مطبع: زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

ناشر: المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات: ۵۳

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ
اپریل ۱۹۸۹ء

کیا اور مکہ سے نکال دیا اور خدا نے نیک مکر کیا۔ وہ نکالنا اس رسول کی فتح کا موجب ٹھہرا دیا خدا کے اس قسم کے کام بھی پائے جاتے ہیں کہ جس گڑھے کو ایک بدذات ایک شریف کے لئے کھودتا ہے خدا اسی کے ہاتھ سے اسی میں اس کو ڈال دیتا ہے الخ" (چشمہ معرفت ص۱۰۹)

اسی طرح حضرت مسیحؑ کے متعلق خدا نے یہود کے مکر کو انہی پر ڈال دینے کا اور مسیحؑ کو بچانے اور زندہ اٹھانے کا وعدہ دیا اس وقت بالفاظ مرزا صاحب:۔

"یہودی اس فکر میں تھے کہ آنجناب کو بذریعہ صلیب قتل کر دیں" (تریاق القلوب ص۱۵/۲۵۹ ط۱/۲ حاشیہ)

واہذا صاف عیاں ہے کہ وعدہ تطہیر وغیرہ بھی اسی وقت کیلئے تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ وعدہ کے الفاظ صاف:۔

"دلالت کرتے ہیں کہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں" (آئینہ کمالات ص۴۶ ط۲)

پس اگر اس جگہ توفی کے معنی موت اور رفع الی اللہ بلندی درجات کئے جاویں تو معاذ اللہ یہود کا مکر کامیاب اور خدا کی تدبیر ناکام اور کفار سے سراسر تطہیر غلط و باطل اور وعدہ الٰہی کذب و دروغ ٹھہرتا ہے چونکہ ایسا نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ یہاں لفظ توفی کے معنی یہی ہو سکتے ہیں اَلتَّوَفِّیْ اَخْذُ الشَّیْءِ وَافِیًا (تفسیر بیضاوی زیر آیت فلما توفیتنی) یعنی توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا لینے کے ایسے ہی محاورہ عرب ہے توفیت منہ درا ھمی میں نے اس سے اپنے درہم پورے لے لئے (تفسیر کبیر جلد ۲ ص۴۸۱) چنانچہ مرزا صاحب نے بھی الہام متوفیک کے اسی کے قریب معنی کئے ہیں:۔

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹ حاشیہ)

الغرض خدا نے حسب وعدہ مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا اور کفار کے مکر کو انہی پر الٹ دیا۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جن کے متعلق مرزا صاحب کو بھی اقرار ہے کہ وہ بہ برکت دعائے نبوی صلعم قرآن سمجھنے میں اول نمبر پر تھے انکی روایت سے تفسیر معالم میں مرقوم ہے:۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ جِبْرَائِيْلَ فَاَدْخَلَهُ فِيْ خَوْخَةٍ فِيْ سَقْفِهَا وَرَفَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ مِنْ تِلْكَ الرَّوْزَنَةِ وَاَلْقَى اللّٰهُ شِبْهَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَتَلُوْهُ وَصَلَبُوْهُ۔

جب وہ شخص جو مسیح کو پکڑنے کیلئے گیا تھا مکان کے اندر پہنچا تو خدا نے جبرائیل کو بھیج کر مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا اور اسی بدبخت یہودی کو مسیح کی شکل پر بنا دیا پس یہود نے اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا۔ (جلد ۲ صفحہ ۲۳۸)

اسی روایت کو در منثور میں عبد ابن حمید ، نسائی - وابن مردویہ سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر اور امام سیوطی نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ پھر اس کے قریب قریب امام ابن جریر نے جو خود بھی نہایت معتبر ائمہ حدیث میں سے ہے، (تتمہ معرفت حاشیہ صفحہ ۲) روایت کی اور عبد ابن حمید نے شہر بن حوشب سے روایت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ۔ نقل کی ہے۔

اس روایت کے متعلق مجموعہ جمل کہ ۔ یہ ثابت ہو گیا کہ عقیدہ ،

حضرت ابن عباس نے صحابی کی کتب سے ہے وجہ بدقبہ

نہیں بنا جو یہ انعام حاصل کرتا، اور نہ ہی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعض غیر احمدی مولوی کہا کرتے ہیں کہ تم نے توفّی کے متعلق یہ قاعدہ کہاں سے لیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فاعل اور کوئی ذی رُوح مفعول ہو۔ تو اس کے معنی قبضِ روح یا موت کے ہوتے ہیں؛ تو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ قاعدہ کوئی من گھڑت قاعدہ نہیں ہے، بلکہ کتبِ لغت میں مذکور ہے جیسا کہ قاموس، تاج العروس اور لسان العرب میں ہے۔

۱۔ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ۔ قَبَضَ رُوْحَہٗ (قاموس جلد ۴ ص۴۳۰) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس ذی رُوح کی توفّی کی۔ یعنی اس کی روح قبض کرلی۔ اس حوالہ میں لفظ توفّی باب تفعّل سے ہے۔ اللہ فاعل مذکور ہے اور ہٗ کی ضمیر بھی جو ذی روح کی طرف پھرتی ہے۔ اس کے معنے قبضِ روح صاف طور پر لکھے ہیں۔ اسی طرح تاج العروس جلد ۱۰ ص۳۹۴ اور لسان العرب جلد ۲۰ ص۲۸۰ کے حوالے پہلے ص۱۸۴ پر درج ہوچکے ہیں۔

۲۔ تَوَفَّاہُ اللّٰہُ اَیْ قَبَضَ رُوْحَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کی توفّی کی، یعنی اس کی رُوح کو قبض کیا۔ (صحاح الجوہری)

۳۔ استقراء کے طور پر یہ قاعدہ ہے، اس کے خلاف ایک مثال ہی بموجب شرائط پیش کرو۔ جو یقیناً ناممکن ہے۔ (خادم)

غیر احمدیوں کے عذر کا جواب

محمدیہ پاکٹ بک ص۵۱۴ پر جو توفّی کے معنے تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر کے حوالہ سے اَلتَّوَفِّیْ۔ اَخْذُ الشَّیْءِ وَافِیًا اور تَوَفَّیْتُ مِنْہُ دَرَاھِمَ مذکور ہیں۔ ان ہر دو مثالوں میں توفّی کا مفعول ذی روح نہیں۔ بلکہ پہلی مثال میں شَیْء، اور دوسری میں درھم غیر ذی روح مفعول ہے۔ مگر یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اور فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ میں مفعول حضرت عیسیٰؑ ذی روح ہیں۔

براہینِ احمدیہ کے حوالہ کا جواب

اسی طرح محمدیہ پاکٹ بک ص۵۱۵ پر۔ براہینِ احمدیہ ص۵۱۹ حاشیہ کے حوالہ سے جو ترجمہ آیت: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا بدیں الفاظ درج کیا گیا ہے کہ "میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا"۔ وہ حجت نہیں کیونکہ اسی براہین احمدیہ کے ص۵۵۶ پر اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا ترجمہ "وفات دوں گا" بھی درج ہے جو درست ہے۔ "نعمت دُونگا" والا ترجمہ لائقِ استناد نہیں کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ ترجمہ مستند نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں :۔

الف :۔ یاد رہے کہ براہین احمدیہ میں جو کلماتِ الٰہیہ کا ترجمہ ہے وہ بباعث قبل از وقت ہونے کے کسی جگہ مجمل ہے اور کسی جگہ معقولی رنگ کے لحاظ سے کوئی لفظ حقیقت سے پھیرا گیا ہے یعنی صرف عن الظاہر